سوال

(268) بدعتی اور بے نمازی کو صدقہ وخیرات دینا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

زید صحیح الاعضا تندرست ہے ۔ دنیاوی کاروبار بھی کرتا ہے ، صوم و صلوٰۃ کا پابند نہیں ، بدعتی ہے ، پس زید کو خیرات دینا ثواب ہے یا گناہ ، درآں حالانکہ اوصاف مذکورہ معلوم ہیں ؟ ۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

تندرست ہٹے کٹے ، شخص کو جو بدعتی ہے ، اور روزے نماز کا پابند نہیں ہے ، دنیاوی کاروبار (تجارت ، زراعت ملازمت وغیرہ) کرتا ہے ، جان بوجھ کر صدقہ و خیرات دینے میں ثواب نہیں ملے گا ۔ ایسے شخص کو خیرات دینا بدعت و معصیت کو تقویت پہنچانا ہے ، پس دیدہ دانستہ نہیں دینا چاہیے ۔ آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں (لایا کل طعامک الا تقی) (مشکوۃ شریف) (2) ہاں اگر لاعلمی میں دے دیا ، تو کوئی حرج نہیں ۔ اسی طرح تارک صوم و صلوۃ بدعتی کو جو مضطر ہو اور فاقہ میں بمتلا ہو ، دیدہ دانستہ خیرات دینے میں حرج نہیں ہے ، بلکہ ثواب ملے گا ۔ آں حضرت ﷺ فرماتے ہیں (فی کل کبد رطبہ أجر) موجودہ زمانہ کے تکیہ دار پیشہ ور فقیروں کو بھی خیرات دینا درست نہیں ہے ۔ صاحب بذل المجھود نے حدیث مرفوع (للسائل حق ان جاء علی فرس) کے ذیل میں یہ صحیح لکھا ہے (وہذالعلة باعتبار القرون الاولی واما فی ہذا الزمان فنشاہد کثیرا من الناس اتخذ والسوال حرفة لہم فضول اموال فحینئذ یحرم لہم السوال ویحرم علی الناس اعطاء ہم)

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

فتاویٰ شیخ الحدیث مبارکپوری

جلد نمبر 2 ۔ کتاب جامع الاشتات والمتفرقات

صفحہ نمبر 506